سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۴ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ایام کی نسبت بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت اور درخواستِ دعا

ربوہ ۱۴ جون۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت بلڈ پریشر اور بازو پر پھنسیاں نکل آنے کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ کیلئے دعا کی تحریک

ڈھاکہ۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ ایک عرصہ سے ڈھاکہ میں بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت صاحبزادی موصوفہ کی شفائے کامل وعاجل کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

امیدواران وقف زندگی متوجہ ہوں

وہ واقف زندگی طلباء جنہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا ہے فوری طور پر اپنے رول نمبر اور حاصل کردہ نمبروں سے اطلاع دیں تاکہ ان کے لئے لائحہ عمل تجویز کیا جاسکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اب عیسائیت کا دور ختم ہونیوالا ہے کیونکہ اس مذہب کے خاتمہ کا وقت آپہنچا ہے

اس کی ساری بنیاد حیاتِ مسیح کے عقیدہ پر ہے اس بنیاد کے ٹوٹنے کیساتھ ہی ساری عمارت گر جاتی ہے

"چالیس کروڑ سے بھی زائد انسان عیسائی ہو چکے ہیں۔ جب اول ہی اول یہ لوگ آئے تو مولوی ان کے حملوں اور اعتراضوں سے محض ناواقف تھے۔ اُن کو پورا علم نہ ان کے اعتراضوں کا تھا اور نہ قرآن شریف کے حقائق ہی سے آگاہ تھے۔ برخلاف اس کے عیسائیوں کے پاس اقبال اور تالیف قلوب کے ذریعے تھے اس لئے ان کی ترقی ہوتی گئی۔ مگر اب اُن میں ایک بھی نہیں جو اس کے تنزل کو دیکھ سکے۔ اب ان کا دَور ختم ہونے والا ہے اور مختصر طور پر جعلی فرضی خدا کو سمجھ لیں گے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ عیسائیوں کا تانا بانا آریہ اور سناتن دھرم سے بھی بودا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ساری بنیاد حیات مسیح پر رکھی ہوئی ہے۔ اس کے ٹوٹنے کے ساتھ ہی ساری عمارت گر جاتی ہے۔ یہ بات اِس زمانہ میں کہ وہ زندہ آسمان پر گیا ہے کوئی مان نہیں سکتا جبکہ دلائل قطعیۃ الدلالت کے ساتھ ثابت ہو گیا کہ وہ مر گیا ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اب تو لاش کے دکھا دینے تک نوبت پہنچ گئی ہے کیونکہ (سری نگر) کشمیر میں اس کی قبر واقعاتِ صحیحہ کی بناء پر ثابت ہو گئی ہے۔ ان ساری باتوں کے ہوتے ہوئے کون عقلمند یہ قبول کر سکتا ہے۔ اور اس کی موت کے ساتھ ہی صلیب، کفارہ، لعنت وغیرہ ساری باتیں علوم یقینیہ کی طرح غلط ثابت ہو جائیں گی۔

اِن ساری باتوں کے علاوہ یہ مذہب ایسا کمزور ہے کہ جو پہلو اس نے اختیار کیا ہے وہی بودا۔ ایک لعنت ہی کے پہلو کو دیکھو۔ اگر اس پہلو کو اختیار نہ کرتے تو بہتر تھا۔ کیونکہ جب یہ سچی بات ہے کہ لعنت کا تعلق دل سے ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ ملعون خدا کا اور خدا ملعون کا دشمن ہو جاوے اور خدا سے اس کا کوئی تعلق نہ رہے۔ اور وہ خدا سے برگشتہ ہو جاوے تو پھر کیا باقی رہا ..... غرض اب عیسائی مذہب کے خاتمہ کا وقت آگیا۔

پس تم اپنی ہمت اور سرگرمی میں سست نہ ہو۔ بہت سے مسلمان کہلا کر دوسرے امور میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ مگر تم خدا سے ڈرو اور سچی تبدیلی اور تقوے طہارت پیدا کرو۔ اس راہ میں سست ہونا شیطان کو نقب لگا کر ایمان کا مال لے جانے کا موقعہ دینا ہے۔"

(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ رجون ۶۳ء

موجودہ عیسائیت اور مسلمانوں کا فرض

تمام سماوی کتب۔ انبیاء علیہم السلام کی سوانح اور ان کے ماننے والوں کے کردار کا اگر تاریخی لحاظ سے مطالعہ کیا جائے تو یہ امر واضح ہوجاتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام جو دین لاتے ہیں اس میں بعد میں متواتر بدعتیں شامل ہوجاتی ہیں۔ اور عوام ہی نہیں بلکہ اہل علم حضرات بھی صحیح تعلیمات میں کئی قسم کی تبدیلیاں کر لیتے ہیں۔ اگرچہ بعض دفعہ ایسا عمداً کیا جاتا ہے تاکہ اہل علم حضرات اپنا اثر و رسوخ عوام پر قائم رکھیں لیکن اکثر اوقات ایسے تغیرات غیر معلوم طور پر نیک نیتی سے ہوجاتے ہیں۔ بعض حالاتِ زمانہ ایسے ہوتے ہیں کہ اہلِ علم حضرات دین کی مقبولیت کے لئے اس میں نیک نیتی سے ہی ایسی تبدیلیاں کر دیتے ہیں جن کو وہ زمانہ کے لحاظ سے ضروری سمجھتے ہیں۔

یہ ایک ظاہرا فطری قانون ہے جو مذہب ہی میں نہیں بلکہ ہر قسم کی تحریک میں کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ تاہم جہاں تک مذہب کا تعلق ہے۔ ایسی تبدیلیوں سے مذہبی اعمال اور معتقدات میں بہت سی برائیاں پیدا ہوجاتی ہیں یہاں تک کہ بعض صورتوں میں مذہب اصل سے بالکل مختلف صورت اختیار کر لیتا ہے جیسا کہ آج ہم عیسائیت میں دیکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام محض موسوی شریعت کے احیاء و تجدید کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور صرف اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔

آپ کے بعد آپ کے شاگردوں کو ایسے حالات سے پالا پڑا کہ انہوں نے کہنا چاہیئے کہ اجتہادی غلطیوں سے ایسی بدعتوں کی بنیاد رکھدی جنہوں نے پھیلتے پھیلتے آکاش بیل کی طرح دین کے حقیقی درخت کی تمام نشوونما روک دی اور خود اس قدر پھیلی کہ اصل درخت بالکل چھپ گیا۔ اور ایک انسان غور سے ہی اصل درخت کو دیکھ سکتا ہے جیسا کہ ہم نے اپنے گذشتہ اداریوں میں اناجیل کے حوالوں سے واضح کیا ہے اگر نئے عہد نامہ کو بڑے غور سے مطالعہ کیا جائے تو موجودہ عیسائیت نے جو اپنی آکاش بیل مسیح علیہ السلام کی حقیقی تعلیمات کے درخت پر پھیلا دی ہے اس کے ہٹانے سے اصل دین کی کچھ جھلک ضرور نظر آجاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شروع شروع میں شاگردوں اور ان کے تابعین اور تبع تابعین بڑی حد تک مسیح علیہ السلام کی حقیقی تعلیمات پر خود عامل رہے مگر آہستہ آہستہ بت پرستی اور لادینی کی آکاش بیل اس پر غالب آتی چلی گئی اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ عیسائیت مسیح علیہ السلام کی تعلیمات سے بالکل مخالف ہوچکی ہے یہاں تک کہ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ خود نئے عہد نامہ میں حسب مرضی تبدیلیاں کر لی گئی ہیں۔

بنی اسرائیل کی صورت میں جب کسی نبی کی تعلیمات بگڑ جاتی تھی تو اس کے احیاء و تجدید کے لئے اللہ تعالے براہ راست ایک نبی مبعوث کر دیتا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد چونکہ سلسلہ موسوی ختم ہوجاتا تھا اس لئے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے درمیانی عرصہ میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا جو شریعت موسوی کی تجدید کرتا۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک قسم کی خلافت قائم ہوگئی تھی جس کی موجودہ صورت پوپ ہے جو اٹلی میں ایک مختص علاقہ میں مقیم ہوتا ہے اور ایک چھوٹی سی ریاست پر حکومت کرتا ہے جس کا نام ویٹیکن ہے۔ پوپ جان حال ہی میں فوت ہوا ہے۔

کسی زمانہ میں خاص کر یورپ میں پوپ کا بڑا اثر تھا اور یورپ کے تمام حکمران اس کے رہین تھے مگر جب یورپ میں مسلمانوں نے نفوذ کیا تو بہت سے ایسے فرقے پیدا ہوگئے جنہوں نے پوپ کا جوا اپنے کندھوں سے اتار پھینکا اور اب عیسائیت سینکڑوں فرقوں میں تقسیم ہوچکی ہے جن میں اصولی اختلافات ہیں۔ بعض فرقے مواحد کہلاتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالے یا خدا تعالے کا بیٹا نہیں مانتے بلکہ ایک برگزیدہ نبی مانتے ہیں

اب اسلام کے اثر سے تقریباً تمام فرقے وحدت باری تعالے پر زیادہ زور دینے لگے ہیں مگر پھر بھی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو واحد نجات دہندہ مانتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت پر موسوی شریعت ہی منسوخ ہوچکی ہے اور عیسائیت جو دراصل موسوی سلسلہ ہی کی آخری شاخ ہے اللہ تعالے کے نزدیک بے اثر ہوچکی ہے۔ تاہم الحاد سے مل کر عیسائیت نفس امارہ کو ابھی تک اپیل کرتی ہے اور جو لوگ مذہبی اعمال سے بیزار ہیں وہ عیسائیت اختیار کرنے میں امن اور جسمانی خواہشات کی آسودگی محسوس کرتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آج کی دنیا میں عیسائیت ہی کے معتقدات میں تبدیلیاں موجود نہیں بلکہ الحاد مع عیسائیت کے اثر سے بھی خود مسلمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہوگئے ہیں جو عمداً یا اجتہادی غلطیوں کی بناء پر اسلام میں تبدیلیاں کرنا چاہتے ہیں مگر ان لوگوں کے لئے مشکل یہ ہے کہ اسلام کی کتاب قرآن کریم اپنی اصلی صورت میں قائم ہے دوسرے جیسا کہ اللہ تعالے نے قرآن کریم میں بتایا ہے اسلام میں قیامت تک ایسے انسان مبعوث ہوتے رہیں گے جو تجدید و احیائے دین کرتے رہیں گے اور قرآن کریم کی تعلیمات کی روح اور اُسوہ رسول اللہ کو اپنے زمانہ کے لحاظ سے قائم کرتے رہیں گے۔

اس سے واضح ہے کہ اب سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کی احیاء و تجدید ناممکن ہے اور عیسائیت نے جو صورت اختیار کر لی ہوئی ہے اس سے خلاصی صرف ایسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ عیسائی زیادہ سے زیادہ اسلامی تعلیمات کے نزدیک آتے چلے جائیں۔ اس سے یہ امر بھی واضح ہوجاتا ہے کہ آج مسلمان اہل علم حضرات کے لئے کتنا ضروری ہے کہ وہ عیسائی ملکوں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں منہمک ہوجائیں۔ مگر جب تک مسلمان اللہ تعالے کے پروگرام کے مطابق ایسا نہیں کریں گے وہ اپنے اس فرض کی ادائیگی میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ الٰہی پروگرام سلسلہ مجددین کے سوا کچھ نہیں ہے۔ مسلمانوں کا اندرونی انتشار صرف اسی صورت میں دور ہوسکتا ہے کہ وہ تجدید و احیائے دین کے اس جھنڈے کے نیچے جمع ہوں جو اللہ تعالے نے خود کھڑا کیا ہے۔

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موجودہ عیسائیت کے استیصال کے لئے جس علم کلام کا ہتھیار ہمارے ہاتھوں میں دیا ہے اس کے بغیر ہم الحاد اور عیسائیت کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اس تعلق میں ہم ان لوگوں کو جو عیسائیت کے فروغ کے شاکی ہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف سے استفادہ کریں اور وہی استدلال اختیار کریں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی روشنی میں پیش کیا ہے۔

درخواست دعا

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی پوتی عزیزہ امۃ الکریم بنت مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری پچھلے دنوں کراچی میں بعارضہ ٹائیفائیڈ شدید بیمار رہی تھیں۔ اب اللہ تعالے کے فضل سے بخار تو اتر چکا ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالے عزیزہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور عمر دراز عطا کرے آمین۔

۲۔ میرے والد محترم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ بالعموم بیمار رہتے ہیں۔ درمیان میں کبھی افاقہ بھی ہوجاتا ہے۔ آج کل پھر کئی روز سے بیمار ہیں اور طبیعت بہت کمزور ہے۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درد مندانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالے محترم والد صاحب کو صحت و تندرستی عطا فرمائے آمین۔ خاکسار شیخ مبارک احمد (سابق [illegible])

نصرت ہائر سیکنڈری سکول فار گرلز ربوہ میں داخلہ

نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ میں گیارہویں کلاس کا داخلہ ۱۱ رجون سے شروع ہوچکا ہے اور ۲۰ رجون تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں (داخلہ فارم اور پراسپکٹس دفتر کالج سے مل سکتے ہیں)۔

قابل اور مستحق طالبات کو وظائف اور فیس معافی کی مراعات دیجاتی ہیں۔ رہائش کے لئے ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔

(پرنسپل)

ماضی کے خزانے

مغفرتِ الٰہی کی کیفیات اور نظارے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہٗ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا یہ نہایت قیمتی اور اچھوتا مضمون بہت عرصہ ہوا الفضل میں شائع ہوا تھا اب اسے دوبارہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ "مغفرت الٰہی" کے مضمون پر غور کر رہا تھا۔ اور اس کے مختلف پہلوؤں کو سوچ کر لطف اٹھا رہا تھا کہ میرے ذہن پر ایک ربودگی طاری ہوگئی اور بعض ایسے نظارے نظر کے سامنے سے گزرے جن کے ساتھ میرے اس مضمون کا تعلق ہے۔ اب خواہ ان معاملات کو دماغی تصور سمجھ لیں، خواہ خیالات کی رَو خواہ نیم مکاشفہ کی حالت۔ اس کا کوئی اثر اصل بات پر نہیں پڑتا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایک علمی بات معنوی حالت سے ایک صوری شکل پکڑ گئی۔ ورنہ مطلب اور حقیقت در اصل ایک ہی ہے۔

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک میدان میں ایک عظیم الشان دروازہ جیسا کہ شادی بیاہ وغیرہ کی تقریبوں میں نصب کیا جاتا ہے مجھ سے کچھ فاصلہ پر لگا ہوا ہے۔ نزدیک گیا تو اس کے اوپر نہایت خوبصورت حروف میں لکھا ہوا تھا۔

کل یومٍ ھو فی شان

اور اس بڑے دروازہ کے دونوں طرف بھی عجیب و غریب قطعات لگے ہوئے تھے کسی پر لکھا تھا

نبّیٔ عبادی انّی انا الغفور الرّحیم

اور کسی پر

ان ربک لذو المغفرۃ

اور کسی پر

ان ربک واسع المغفرۃ

کہیں یہ لکھا تھا۔

یغفر لمن یشاء

کسی جگہ تحریر تھا۔

ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ھو الغفور الرحیم

کسی جگہ

یدعوکم لیغفر لکم من ذنوبکم

اور کہیں

ومن یغفر الذنوب الا اللہ

غرض دونوں طرف مغفرت کے متعلق بیسیوں خوبصورت قطعات لگے ہوئے تھے۔

میدانِ حشر

میں نے بعض لوگوں کو اس دروازہ پر بطور پہرہ داروں کے متعین دیکھا اور خیال کیا کہ شاید یہ فرشتے ہیں اور ان سے پوچھا کہ کیا میں اندر جا سکتا ہوں۔

انہوں نے کہا ہاں آج اللہ تعالےٰ کی مغفرت کے پُرزور نظارے ہو رہے ہیں بے شک جاؤ اور دیکھ لو ـــ مگر تمہارے ساتھ ایک سرکاری چوکیدار کا ہونا ضروری ہے۔

یہ کہہ کر ان کے افسر نے اس جماعت میں سے ایک کو میرے ساتھ کر دیا۔ اور کہا کہ ان کا نام غفران ہے۔ یہ تمہارے ہمراہ رہ کر تمہیں میدان حشر کی سیر کرائیں گے اس دوران میں تم بھی استغفار پڑھتے رہنا اور کسی بات کو دیکھ کر اعتراض نہ کرنا۔

یہ سنکر جونہی میں نے اس صحرائے محشر کی طرف قدم بڑھائے۔ تو فرشتہ غفران نے میرا بازو پکڑ لیا۔ بازو پکڑتے ہی میں اور وہ دونو گویا اڑنے لگے۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ جہاں اور جدھر ہم جانا چاہتے ہیں پلک جھپکتے میں جا پہنچتے ہیں چلتے چلتے دیکھتا ہوں کہ جہاں تک نظر کام کرتی ہے انسان ہی انسان ہیں مگر سب کے سب برہنہ۔ سوائے بعض خاص خاص کے جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ ایک ٹولی یہاں ہے تو دوسری وہاں۔ ہر جگہ جھگڑے لگے ہیں ادھر جھگڑنے اور جرح کے درمیان ایک ترازو۔ یعنی میزان نصب ہے۔ اسی طرح جہاں تک نظر کام کرتی تھی یا تو انسان نظر آتے تھے یا میزانیں تھیں یا فرشتے مگر کیا مجال جو ذرا بھی غل یا شور ہو۔ یوں معلوم ہوتا تھا گویا مردے کھڑے ہیں اور سوائے ان کے جسے بولنے کی اجازت ہو کوئی لفظ کسی کے منہ سے نہ نکلتا تھا۔ ہاں یا غفور، یا غفور یا ستار یا غفار کے الفاظ ہر طرف سے نہایت دھیمی آواز میں سنائی دیتے تھے۔ اور کبھی کبھی جب کسی کی آواز ناواجب طور پر بلند ہو جاتی تو معاً ایک طرف سے یہ بگل بجتا سنائی دے جاتا۔

وخشعت الاصوات للرحمٰن فلا تسمع الا ھمسا۔

جس پر ایک ایسا سکوت طاری ہو جاتا جیسا آدھی رات قبرستانوں میں ہوا کرتا ہے

عرشِ عظیم

غرض ایسے نظارے دیکھتے ہوئے ہم آگے بڑھے اور جہاں بھی پہونچے یہی حال دیکھا حتی کہ میں قریباً تھک گیا۔ اتنے میں غفران نے کہا کہ وہ سامنے عرش عظیم ہے۔ میں نے نظر اٹھائی۔ تو سوائے ایک روشنی اور نور کے کچھ نظر نہ آیا۔ مگر خود بخود اس قدر دہشت اور رعب اس طرف نظر کے مجھ پر طاری ہوا کہ میری گھگھی بندھ گئی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس تمام لا انتہا میدان میں۔ یہ مقام ہر جگہ سے یکساں قریب نظر آتا ہے۔ اور وہاں کے احکام ہر شخص کو ایسے ہی صاف سنائی دیتے ہیں۔ گویا وہ ہمارے سامنے اور بالکل پاس ہی ہے۔ بے انتہا فرشتے اس جگہ کے گرد چکر لگا رہے تھے۔ کوئی گروہ یہ کہہ رہا تھا

اللّٰھمّ انا نستغفرك للذین اٰمنوا

اور کوئی یہ کہ:۔

ربنا اغفر من فی الارض

اور کوئی

ربّ اغفر وارحم

کا ورد کر رہا تھا۔ کوئی

یا غفور الرحیم

اور کوئی

یا عفو یا غفور یا ستار یا غفار

کا۔ غرض وہ لوگ طرح طرح کے جملے پڑھتے جاتے تھے اور ایک طرف سے آتے۔ اور دوسری طرف غائب ہو جاتے تھے۔

خوشی اور طرب کا سماں

ساتھ ہی یہ سبب یوم مغفرت ہونے کے ایک خوشی اور طرب کا سماں اس نظارہ پر چھایا ہوا تھا۔ ہر گنہگار کے چہرے پر آس اور امید کا تبسم موجود تھا۔ لوگوں کے اعمال تُل رہے تھے۔ اور ان کی کمی اور خامیاں فضل اور مغفرت کے انعامات سے پوری ہو رہی تھیں کیونکہ آج صفت عفو و مغفرت کے جوش اور مظاہرہ کا دن تھا۔ اور حساب کتاب میں بے حد نرمی تھی۔ گو دوسری طرف کراماً کاتبین بھی اپنا کام کئے جاتے تھے مالک و رضوان بھی گاہے گاہے آپس میں جھگڑ لیتے تھے اور سائقین و شہدا کی کشمکش بھی جاری تھی۔ مگر آخری فیصلہ ان تمام جھگڑوں کا بارگاہ حضرت غفور رحیم سے ہی صادر ہوتا تھا۔

میں اسی سیر میں مشغول تھا کہ غفرانؑ نے مجھے کہا چل تجھے بعض لوگ دکھلاؤں جنہیں تو جانتا ہے۔ اور ساتھ ہی بعض دلچسپ حالات مغفرت الٰہی کے بھی ملاحظہ کراؤں۔ جن سے عام لوگ ناواقف ہیں۔ باقی یہ حشر اور حساب کتاب تو اسی طرح ہوتا رہے گا اور جس طرح آج بموجب

کل یوم ھو فی شان

کے صفت مغفرت کے تقاضا کا دن ہے اسی طرح کوئی دن جلال الٰہی اور انتقام کا آجاتا ہے۔ اور کوئی عدل و انصاف اور قسط کے اظہار کا۔ کسی دن شفاعت کا مظاہرہ ہوتا ہے تو کسی دن قہر و جبروت کا ـــ مگر یہ سب ایام ان لوگوں کے اعمال اور حالات کے مطابق آتے ہیں۔ جن کا حساب و کتاب ان اسمائے الٰہی کے مطابق ہونا ہوتا ہے۔ اس عالم میں رحم کی تو کوئی حد نہیں۔ ہاں عدل و انصاف بھی کبھی کبھی ہوتا ہے۔ مگر ظلم کبھی نہیں ـــ آ ـــ چل تجھے بعض تفصیلی باتیں مغفرتِ الٰہی کے متعلق دکھاؤں۔ تاکہ تیرا ایمان اور محبت اپنے مالک اور آقا سے زیادہ ہو۔ اور

تاکہ تو جو ہمیشہ اپنے اعمال کی وجہ سے، یاس اور نا امیدی میں گرفتار رہتا ہے، کچھ اس عالیشان مغفرت سے بھی آگاہی پائے جو ہر گنہگار کا سہارا، اور ہر عاصی کی پُشت پناہ ہے اور جس کے بل پہ عالمین کی پردہ پوشی اور بخشش ہو رہی ہے۔

انبیاء کا گروہ

یہ سن کر میں اور وہ آگے چلے۔ اور ایک مجمع کے پاس جا کھڑے ہوئے۔ یہ لوگ سب اعلےٰ کپڑے پہنے ہوئے، استغفار میں مصروف تھے۔ غفران نے کہا: "یہ انبیا کا گروہ ہے" جو دنیا سے ہی معصوم اور مغفور ہو کر یہاں آیا ہے۔

مغفرت کے نظارے

ذرا اور آگے چلے تو دیکھا کہ ایک شخص کے گناہوں کا پلڑا بہت بھاری ہے اور اسکے نیک اعمال بہت کم ہیں۔ دوزخ کے فرشتے اسے اپنی طرف کھینچنے لگے تو بارگاہِ الٰہی سے آواز آئی:۔

"فلاں نیک شخص کو مع اپنے
اعمالنامہ کے حاضر کرو"

یہ کہنا تھا کہ وہ شخص وہاں موجود کر دیا گیا ۔ فرمایا:۔

یہ اس گنہگار کا بیٹا ہے، اس کا اعمالنامہ بھی دیکھو! جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ اپنے باپ کے لئے دعائے مغفرت مانگا کرتا تھا۔ حکم ہوا کہ بیٹے کی ان دعاؤں کو بھی باپ کی نیکیوں کے پلڑے میں ڈال دو ان کا ڈالنا تھا کہ پلڑا جُھک گیا۔ اور بہشت کے فرشتے اسے اپنے مونڈھوں پر بٹھا کر لے گئے۔

(۲)

جب ہم آگے بڑھے تو اسی طرح کا ایک اور گنہگار اپنی قسمت کو رو رہا تھا حکم ہوا کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی قبر پر کتنے مومن زائرین نے دعائے مغفرت کی ہے؟ جب اس کا حساب لگایا گیا اور وہ دعائیں جو محض ناواقف راہ گزروں نے اس کی قبر پر کی تھیں، وزن کی گئیں، تو وہ بھی کُودتا پھاندتا مغفرت کے ملائکہ کی گود میں بیٹھ کر وہاں سے رخصت ہوا۔

(۳)

آگے چلے تو ایک اور گنہگار کئی اعمال صالحہ کی وجہ سے متاسف کھڑا تھا۔ حکم ہوا کہ جس جس شخص نے کسی قسم کی حق تلفی اس کی کی ہے یا اس کی غیبت وغیرہ کی ہے ان لوگوں کی نیکیاں، ان حق تلفیوں اور غیبتوں کے عوض اسے دیدو۔

میں نے دیکھا کہ اوروں کی ہزاروں نیکیاں، اس طرح اس شخص کے حصے میں آگئیں اور وہ بخشا گیا۔

(۴)

ذرا اور آگے بڑھے تو دیکھا کہ ایک شخص وہاں بھی مالک کے پنجے میں گرفتار ہے۔ آواز آئی کہ یہ تو فلاں کتاب کا مصنف ہے جس کی وجہ سے کئی نسلوں نے نیکی اور اسلام سیکھا ہے۔ پس اس کتاب کے پڑھنے کی وجہ سے ہر نیکی کرنے والا نہ صرف نیکی کا ایک اجر خود پائے گا، بلکہ اتنا ہی اجر مصنف کو بھی ملے گا۔

حساب کیا گیا تو ایک لا انتہا خزانہ باقیات الصالحات کا اس مصنف کے قبضہ میں آگیا۔ مالک نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی، اور رضوان کا اسسٹنٹ اسے لے کر اپنے ہاں چلا گیا۔

(۵)

اور آگے چلے تو دیکھا کہ ایک عورت کھڑی رو رہی ہے، اس کا اعمالنامہ بدکاری سے بھرا پڑا ہے، ایک یاس اور نا امیدی اس پر طاری ہے، آواز آئی کہ کیا اس فاسقہ و فاجرہ نے کوئی پسندیدہ عمل بھی کیا ہے؟"

کراماً کاتبین میں سے ایک بولا کہ:۔

حضور! ایک دن یہ جنگل میں سفر کر رہی تھی اور ایک کتا پیاس کے مارے زبان لٹکائے کنوئیں کے کنارے ہانپ رہا تھا۔ یہ اس کنوئیں میں اتری آپ پانی پیا، پھر اپنی جوتی میں پانی بھر کر سامنے لائی اور کتے کو پلایا"

ارشاد ہوا: ہم نکتہ نواز ہیں، ہمیں اس کا یہ عمل اتنا پسند آیا تھا کہ ہم نے اُسی وقت اسے بخش دینے کا عہد کر لیا تھا، اب ہماری مغفرت کی چادر اس پر ڈال دو۔ اور جہاں جانا چاہتی ہے اسے لے جاؤ۔

(۶)

پھر آگے بڑھا تو دیکھا کہ ایک شور سا برپا ہے۔ ایک عاجز گنہگار ہے اور پاس ہی ایک مرتفع نیکوکار۔ اس نیکوکار کی بد اعمالیاں دیکھ کر وہ نیکوکار کہنے لگا کہ خدا کی قسم تجھے خدا کبھی نہیں بخشے گا۔ اس بات پر حاضرین میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ اور بعض لوگ فرمانے لگے کہ یہ مولانا سچ فرماتے ہیں، یہ شخص ایسا ہی ہے۔

بارگاہِ الٰہی کی طرف سے ارشاد ہوا کہ اے شخص تو کون ہے، میری مغفرت پر قسم کھانے والا؟ جاؤ ہم نے اسے تو بخش دیا اور تیری بابت فیصلہ بعد میں صادر ہو گا۔

اور وہ شخص ہنستا کودتا بہشت کے دروازہ کی طرف بھاگا۔

(۷)

اسی طرح پھر ایک گروہ میں بعض آدمیوں کا حساب کتاب ہو رہا تھا یہ لوگ مومن تو تھے مگر ان کے اعمالنامے نیکیوں سے خالی تھے کیونکہ گو وہ اپنے وقت کے نبی پر ایمان لائے تھے مگر عمر نے وفا نہ کی اور جلدی فوت ہو گئے بعض کے اعمالِ صالحہ تو محض صفر ہی تھے۔ ایسے لوگوں کا فیصلہ بارگاہِ الٰہی سے اس آیت کے ماتحت کیا گیا۔

انّا نطمع ان یغفر لنا
ربّنا ان کنّا اوّل المؤمنین

یعنی یہ چونکہ شروع میں ہی نبی کو مان گئے تھے، اس لئے ان کا السابقون الاوّلون میں ہونا ہی ان کی مغفرت کے لئے کافی ہے، خواہ مسلمان ہو کر ایک عمل بھی نیک نہ کیا ہو۔

(۸)

یہاں سے ہم اور آگے بڑھے، تو وہاں حضرت یعقوبؑ کی اولاد اپنی میزان پر سے نجات پا کر آرہی تھی۔ اور ان کی نجات کا باعث دعائے بزرگان تھی، یعنی ان کے باپ کی وہ دعائیں جو ان کی درخواست

یا ابانا استغفر لنا
ذنوبنا انا کنّا خاطئین

کے جواب میں بوعدہ استغفر لکما ربی انہ نغفور الرحیم کی گئی تھیں

(۹)

ایک جگہ دیکھا کہ چند شخص اپنے گناہوں کی مصیبت میں گرفتار ہیں اور نجات کی شکل صورت نظر نہیں آتی ہے۔ حکم ہوا کہ اچھا بتاؤ کہ اس دائیں طرف والے کا جنازہ کس کس نے پڑھا تھا؟

معلوم ہوا کہ چالیس موحد مسلمان اسکے جنازہ میں شریک تھے، ارشاد ہوا کہ:۔

"مالک! اسے چھوڑ دے، ہم ان چالیس مومنوں کی شفاعت جو انہوں نے نماز جنازہ میں اس کے لئے کی تھی، قبول کرلی"

پھر بائیں طرف والے کی باری آئی تو معلوم ہوا کہ:۔

اس کے مرنے کے بعد اس شہر کے اکثر اہل اللہ نے اسے نیکی سے یاد کیا تھا اور تعریف کی تھی کہ اچھا مسلمان آدمی تھا"

فرمایا ان کی تعریف کی وجہ سے اسے بھی چھوڑ دو۔

پھر تیسرے کے بارے میں سوال پیدا ہوا کہ اس کا کیا حال ہے؟

فرشتوں نے عرض کیا:۔

صرف دو مومن تھے جو اسے مرنے کے بعد نیک اور اچھا کہتے تھے۔ ارشاد ہوا کہ چلو اسے بھی جانے دو۔ چوتھے گنہگار کی بخشش اسلئے ہو گئی کہ اس کے جنازہ میں تین صفیں مسلمانوں کی تھیں۔

پھر اور آگے چلے تو دیکھا کہ ایک گنہگار مسلمان اس لئے رہائی پا گیا کہ اس کے تین بچے اس کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے تھے۔

اور ایک مومن عورت اس لئے بخشی گئی کہ اس کے دو بچے مر گئے تھے اور ایک عورت صرف ایک بچہ کی موت کا صدمہ اٹھانے کی وجہ سے بخش دی گئی۔

ایک میاں بیوی نظر آئے، ان کا حساب کتاب ہو رہا تھا، اتنے میں ایک دو برس کا بچہ دوڑتا ہوا کہیں سے آگیا، اور کہنے لگا کہ یہ میرا باپ ہے اور یہ میری ماں میں جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک ان دونوں کو ساتھ نہ لے جاؤں۔

حاضرین کی آنکھوں میں یہ نظارہ دیکھ کر آنسو آگئے۔

فرمانِ خداوندی جاری ہوا "کہ اے بچے! جا جہاں جی چاہے، ان کو اپنے ساتھ لے جا"

اتنے میں ایک اور والدین کا مقدمہ پیش ہوا، اور اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا بچہ، جس کے آنول نال ابھی اس کے ناف کے ساتھ ہی تھے، چیخنے چلانے لگا اور کہنے لگا:۔

اے ربّ! میں اسقاط شدہ بچہ ہوں اور تیرے فضل سے مجھے جنت میں رہنے کی اجازت ملی ہے۔ مگر میں ہرگز وہاں اپنے ماں باپ کو دوزخ میں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔

"حکم ہوا کہ تیری خاطر ہم نے ان کی مغفرت کر دی، اے جا ان کو بھی جنت میں لے جا"

وہ بچہ بھی اپنی آنول نال کے ساتھ اپنے والدین کو کھینچتا ہوا جنت کی طرف لے گیا اور سب دیکھنے والے چشم پُر آب تھے۔

(۱۰)

پھر ہم آگے چلے۔ ایک شخص کے اعمالنامہ میں کچھ کسر تھی، وہ اس طرح پوری کی گئی کہ چونکہ وہ اپنے بزرگ والدین کی قبر کی ہر جمعہ کے دن زیارت کیا کرتا تھا اس لئے اسے چھوڑ دیا گیا۔

دائیں طرف ایک ایسا جم غفیر نظر آیا جس کے لوگ اپنے اعمال کے وزن کی رو سے بہت ناقص ثابت ہوئے تھے، مگر ان سب کی بخشش اس لئے ہوئی کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام رات صبح تک کھڑے یہ دعا فرماتے رہے تھے۔

ان تعذبھم فانھم عبادک
وان تغفرلھم فانک انت
العزیز الحکیم۔

پس اس دعا کی مقبولیت کے نتیجہ میں امتِ محمدیہ کے یہ سب لوگ نجات پا گئے۔

(باقی)

حضرت خان عبدالمجید خان صاحب کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا ذکرِ خیر

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے۔ قادیان)

جن خوش قسمت اصحاب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی زمانہ میں آپ کو قبول کرنے اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی جان مال اور اولاد وعزت کی قربانیاں پیش کرنے کے مواقع ملے ان میں کپورتھلہ کی مخلص جماعت کے احباب تاریخ احمدیت میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص اور قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے حضرت اقدس علیہ السلام کو ان کے متعلق اطلاع دی کہ

جس طرح اس دنیوی زندگی
میں ان احباب کو آپ کی
رفاقت حاصل ہے۔ اسی طرح
عالم عقبیٰ میں بھی ان کو حضور کی
معیت نصیب ہوگی۔

انہی پاکباز فدائیوں میں سے حضرت محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ بھی تھے جن کو حضرت اقدس علیہ السلام کے عہد سعادت میں ہی داخل بیعت ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت خان عبدالمجید خان صاحب رضؓ جن کی وفات گزشتہ دنوں ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی حضرت منشی صاحب رضؓ کے ہی خلف الرشید تھے

خاکسار کو تعلیم کے سلسلہ میں ۱۹۳۷ء سے ۱۹۳۸ء تک کپورتھلہ قیام کا موقع میسر آیا اس وقت اولین صحابہ میں سے حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ تھے ان کی پاکیزہ اور ایمان پرور صحبت کے علاوہ حضرت خان صاحب کو بھی قریب سے دیکھنے اور ان کے اخلاق حمیدہ کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملتا رہا۔ آپ اس وقت ملازمت سے پنشن پا چکے تھے اور بطور پریذیڈنٹ جماعت خدمات سلسلہ بجا لا رہے تھے

آپ کا سب سے نمایاں وصف جو اس وقت میں نے دیکھا آپ کا پنجگانہ نماز باجماعت کا التزام تھا آپ پابندی اور تعہد کے ساتھ ہر نماز مسجد میں ادا کرتے۔ اقامت سے چند منٹ قبل مسجد میں باقاعدگی کے ساتھ پہنچ جاتے نماز کی امامت اور خطبہ جمعہ دینے کے فرائض ان دنوں اکثر محترم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ حال امیر جماعت احمدیہ لائلپور ادا کرتے تھے۔ بسا اوقات جب نماز ظہر وعصر میں مسجد سے دور رہنے والے احباب بوجہ کاروبار مسجد میں نہ پہنچ سکتے تو حضرت خان صاحب رضؓ بھی امامت کراتے یا کالج کے طلباء میں سے کسی کو نماز پڑھانے کا ارشاد کرتے۔ غرضیکہ پنجگانہ نماز کا التزام ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور روح کی غذا تھا۔

ریٹائر ہونے کے بعد بھی لباس میں باقاعدگی اور وضعداری کو قائم رکھا موسم گرما میں بھی اکثر کوٹ اور پگڑی وغیرہ زیب تن کرکے مسجد میں آتے اور اس طرح خذوا زینتکم عند کل مسجد کے ارشاد خداوندی پر عمل پیرا رہتے داڑھی کے اسلامی شعار پر عملی رنگ میں قائم تھے۔

نمازوں کے بعد قرآن کریم۔ احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو درس دیا جاتا اس کو بالالتزام سنتے اور دوسروں کو سننے کی تلقین فرماتے

مہمان نوازی کا خُلق آپ میں نمایاں طور پر پایا جاتا تھا۔ بالخصوص مرکزی کارکنوں اور سلسلہ کے بزرگوں کی خدمت اور مہمانداری میں بے حد بشاشت اور سرور محسوس کرتے اور ذاتی توجہ سے اس کا اہتمام فرماتے تھے

آپ لمبا عرصہ تک سرکاری ملازمت کرکے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عہدہ جلیلہ سے ریٹائر ہوئے اور باوجود اس کے کہ ریاستوں میں عام طور پر ملازمین کی اخلاقی اور عدل وانصاف سے فرائض کی ادائیگی کی حالت اکثر معیار سے گری ہوئی تھی آپ نے ملازمت کے فرائض سرخروئی سے ادا کئے اور نیک نامی سے ملازمت کا طویل عرصہ گزارا۔

کپورتھلہ کی احمدیہ مسجد کے سامنے ایک اہلکار نے ایک عالیشان مکان تعمیر کرایا۔ جس پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوا۔ ایک دفعہ ایک مجلس میں یہ بات ہو رہی تھی کہ اس معمولی اہلکار نے عالی شان مکان تعمیر کرایا ہے لیکن خان صاحب رضؓ باوجود اتنے بڑے عہدہ کی تنخواہ پر پنشن یاب ہونے کے صرف ایک معمولی مکان بنا سکے ہیں حاضرین میں سے کسی نے جواب دیا کہ خان صاحب عادل اور دیانت دار افسر تھے۔ ان کا گزر اوقات صرف تنخواہ پر تھا۔ لیکن یہ معمولی تنخواہ پانے والا اہلکار نالتو اور ناجائز آمدنی حاصل کرکے اتنا بڑا مکان بنانے میں کامیاب ہو گیا ہے الغرض حضرت خان صاحب کی دیانت امانت اور عدل وانصاف کا کپورتھلہ میں عام چرچا تھا

اسی قسم کا لالچ آپ کو عدل وانصاف سے منحرف نہ کر سکتا تھا۔ آپ خود بھی نظیف تھے اور دوسروں کو بھی صفائی کی تلقین کرتے تھے۔ چنانچہ مسجد احمدیہ کپورتھلہ کی چٹائیوں اور فرش کی صفائی بسا اوقات خود اپنے سامنے کرواتے۔

۱۹۴۷ء کے پُر آشوب زمانہ میں مشرقی پنجاب کے دیگر مسلمانوں کے ساتھ احباب جماعت کپورتھلہ کو بھی پاکستان ہجرت کرنا پڑی اور یہ قدیمی اور مخلص جماعت اپنی مقدس یادگاروں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے پاکستان کے مختلف علاقوں میں آباد ہو گئی حضرت خانصاحب رضؓ نے ماڈل ٹاؤن لاہور میں اپنا ٹھکانا بنایا۔ خاکسار راقم الحروف کو ۱۹۵۴ء میں پھر آپ سے ملاقات کا موقع ملا حضرت میاں محمد یوسف بھی آپ کے پڑوس میں فروکش تھے اور نماز باجماعت کا کوٹھی پر ہی انتظام تھا۔ یہ ملاقات اگرچہ ایک آدھ گھنٹہ کی تھی۔ لیکن اس کی شیریں یاد اب تک قائم ہے۔

آپ کے آخری ایام اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت بہت تلخ اور صبر آزما تھے۔ آپ کے اکلوتے اور لائق فرزند مکرم عبدالحمید خانصاحب کی اچانک لندن میں وفات ہو گئی۔ اور کچھ عرصہ بعد آپ کی اہلیہ محترمہ بھی اپنے صدمہ رسیدہ اور ضعیف العمر خاوند کو داغ مفارقت دے گئیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت خانصاحب رضؓ کو ان صدمات کا بہترین اجر اُخروی زندگی میں عطا فرمائے اور آپ کو اپنے مقدس باپ حضرت منشی محمد خانصاحب رضؓ اور اپنے مقدس آقا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جوار میں جنت کے اعلیٰ مقام پر فائز کرے اور ہم سب کو ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلاتے ہوئے اپنی رضا اور خوشنودی اور مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

تصحیح

الفضل مورخہ ۵ جون ۶۳ء زیر ضرورت ہے کے تحت ایک اشتہار میں ۱۸ جون کی بجائے ۸ جون سہواً شائع ہو گیا اصل عبارت یوں ہے "امیدوار ۱۸ جون تک درخواستیں امیر صاحب کی معرفت بھجوا دیں" احباب تصحیح فرمالیں۔

لجنات ہائے اماء اللہ سندھ متوجہ ہوں

لجنہ اماء اللہ کراچی کی دس روزہ تعلیمی اور تربیتی کلاسز کا آغاز ۲۰ جون سے ہو رہا ہے۔ جن میں جماعت احمدیہ کراچی کے علماء لیکچر دیں گے۔ لجنہ کراچی کی طرف سے تمام لجنات کو اور خاص طور پر سندھ کی لجنات کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے نمائندے ان کلاسز میں شرکت کرنے کے لئے بھجوائیں۔ جو ممبرات کراچی تشریف لانا چاہیں وہ اپنی تعداد وڈرین کے نام سے دفتر لجنہ اماء اللہ احمدیہ ہال میگزین لائن کراچی ۳ کو ۱۸ جون ۱۹۶۳ء تک مطلع کر دیں۔ کراچی میں ان کے قیام وطعام کی ذمہ دار لجنہ کراچی ہوگی۔

(جمیلہ عرفانی جنرل سیکرٹری لجنہ کراچی)

تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ تحصیل گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی کلاس مورخہ ۱۴/۱۵ جون بروز جمعہ ہفتہ بمقام ترگڑی منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تحصیل گوجرانوالہ کے تمام خدام اس میں ضرور شامل ہوں۔ ضلع کے خدام بھی تشریف لاویں۔ علاوہ دیگر علماء کرام کے مکرم محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس بھی تشریف لاویں گے انشاء اللہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس کے آنے کی بھی توقع ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ و درخواست دعا

عزیزم حمید اللہ صاحب ابن مکرم مستری لال دین صاحب آف کوئٹہ نے جماعت احمدیہ کوئٹہ کو ایک ٹیپ ریکارڈر قیمتی تقریباً چودہ سو روپیہ عنایت فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم حمید اللہ صاحب کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ ان کے اخلاص عمر و دولت میں برکت عطا فرمائے۔ اور انہیں سلسلہ کی بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دین ودنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔

قائمقام امیر جماعت احمدیہ۔ کوئٹہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیۂ نفس کراتی ہے

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجز کو ابھی تک پٹھوں میں خرابی و کمزوری کے باعث ٹانگوں میں لڑکھڑاہٹ کی تکلیف ہے۔ اور کبھی کبھی بے خوابی کی بھی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار محمد اسحٰق انور وقف زندگی حال کارکن دفتر وکالت مال ربوہ

۲۔ میری والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ دمہ بلڈ پریشر اور معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بہت بے چین ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے
(رشید احمد قریشی۔ لیبر برادرز رحیم یار خان)

۳۔ خاکسار آج کل بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی مشکلات اور پریشانیاں دور فرمائے۔ (خاکسار محمد صدیق احمدی معلم لیپور جٹاں ضلع گجرات)

۴۔ عزیزہ امۃ الحفیظ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ پیٹ میں سخت درد کا دورہ پڑتا ہے۔ آجکل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ عزیزہ کافی کمزور ہو چکی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ شفائے کامل عاجل عطا فرمائے۔ (قمر الدین مولوی فاضل ربوہ)

۵۔ میرے ماموں جان مکرم صدر الدین صاحب کھوکھر کراچی چند دن ہوئے ٹرک کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے
عبد المالک پروڈی پی اے ایف سرگودھا کینٹ

۶۔ میرے لڑکے کا بازو ٹوٹ گیا تھا۔ عرصہ سات ماہ سے زیر علاج ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکمل شفا عطا فرمائے۔
(خاکسار نعمت اللہ سیکرٹری چک نمبر ۴۹ ڈی ضلع لائلپور)

۷۔ مکرم حکیم محمد صدیق صاحب مالک دوا خانہ طب جدید ربوہ کو رمضان کے مہینہ میں سائیکل کے حادثہ میں سخت چوٹیں آئی تھیں اب بفضل تعالیٰ آرام ہے۔ لیکن تاحال چلنے پھرنے سے قاصر ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا کرے۔ آمین

۸۔ خاکسار کی ہمشیرہ دو ہفتہ عشرہ سے بہت سخت بیمار ہیں اور آجکل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین
(خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال ربوہ)

۹۔ کوئٹہ کی جماعت کے بعض مخلص احباب بیمار ہیں اور مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ ان میں بعض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ بھی ہیں۔ میں ان کی شفایابی۔ صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے قارئین کرام سے دردمندانہ درخواست دعا کرتا ہوں۔
(خلیفہ عبد الرحمٰن قائمقام امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

۱۰۔ خاکسار کا لڑکا عزیزم نعیم احمد نذیر عمر گیارہ سال کا سول ہسپتال سکھر میں اپریشن ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے دعا کی درخواست ہے۔
(چوہدری) نذیر محمد ناذر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ روہڑی

۱۱۔ خاکسار کے دادا جان مکرم چوہدری فتح خان صاحب نمبردار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا ایک عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔
طاہر احمد پسر ناصر احمد صاحب مرحوم چک ۳۵ جنوبی شیخ پور۔ تحصیل و ضلع سرگودھا

۱۲۔ میرے بھائی عبد الحلیم صاحب دفتر خزانہ صدر انجمن کی چھوٹی صاحبزادی ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(اقبال احمد سیکرٹری مال خدام الاحمدیہ سمندری)

۱۳۔ عرصہ دو سال سے خاکسار سانس کی بیماری میں مبتلا رہا۔ اب احباب کی دعاؤں سے نسبتاً آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(محمد اسلم اپر سب ہیڈ نہر بنگلہ چوہڑ کانہ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ)

۱۴۔ میرے نانا جان سوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب لاہور چھاؤنی چند روز سے بعارضہ یرقان اور بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ملک محمد صفی اللہ خان۔ لیبارٹری اسسٹنٹ ریلوے کیرن ہسپتال لاہور)

۱۵۔ میرے والد صاحب عرصہ دو سال سے کھانسی اور نزلہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (محمود بی۔ اے۔ ایف کوہاٹ)

۱۶۔ میری چھوٹی بہن عزیزہ محفوظہ اہلیہ مجیب الرحمٰن صاحب بی اے ایل ایل بی (ریٹائرڈ) راولپنڈی بیمار ہیں۔ حالت پریشان کن ہے۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (حمید المحامد بی اے جھنگی محلہ۔ راولپنڈی)

۱۷۔ بندہ عرصہ چار سال سے متعدد مشکلات اور جسمانی عوارض میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت میرے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الکریم ولد چوہدری فرید بخش احمدی چک ۳۹/۱۲۔ ضلع منٹگمری)

۱۸۔ خاکسار ایک امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ جماعت کے بزرگوں اور دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ میری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ادریس اکمل ایم ملے [illegible] جیل بازار گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم شیخ فیروز محی الدین صاحب تاجر چرم جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم شیخ شمس الدین صاحب کے صاحبزادے تھے بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت نیز درویشان قادیان سے خاص طور درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم ابا جان کے درجات بلند فرماوے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دیوے اور ہم سب پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین
۔فرخندہ اختر فیروز ۔ لاہور ۔

نوٹ:۔ فرخندہ صاحبہ نے ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء
(مینیجر الفضل)

شکریہ

خاکسار کی بیوی اور خوشدامن کے خلاف مقدمہ دائر تھا۔ اس میں محض خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں سے کامیابی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔
اس موقع پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان جملہ بزرگان سلسلہ دیگر سب احباب کا جنہوں نے اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھا تہ دل سے شکریہ ادا کر کے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین ملک انور احمد ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ دادا تھیدی

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر معہ مزدوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ والسلام

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۰۵۵:-

میں ادریس احمد شاہین ولد چوہدری محمد اسلم صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت شاہنواز لمیٹڈ ورکشاپ ویسٹ وارف کراچی ۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ اپریل ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضل حیات ہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ دو صد روپے ملتی ہیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۴ اپریل ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ادریس احمد شاہین

گواہ شد:- غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۶۶۸۱:-

میں عبدالمنان خالد ولد میاں امام الدین صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۹/۳ - 2H ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ معہ الاؤنس مبلغ -/۲۰۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۷ مارچ ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد عبدالمنان خالد گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۶۹۸۸:-

میں منیرہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالرشید احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۸ ہری پراگجی بلڈنگ تیمیر اسٹریٹ رام سوامی کراچی نمبر ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰۰ روپے میرا زیور وغیرہ کچھ نہیں ہے اور نہ ہی میری کوئی جائداد ہے میں اپنے مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۲ جنوری ۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ:- منیرہ بیگم۔ گواہ شد عبدالرشید احمد بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۶۷۷۸:-

میں سکینہ بی بی بیوہ محمد سعید علی خاں قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۰ ساکن چک ۹-۷/۱۳۳ ڈاکخانہ چک ۱۳۷ / ۹L ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اپنی جائداد زرعی زمین چھ کنال اور زیور طلائی ۹ ماشے کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا حق مہر ۲۵/۳۲ روپے تھا جو کہ میں وصول کر چکی ہوں اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کر دونگی میرا گزارہ اس وقت اپنے لڑکوں پر ہے جو کہ مجھے خرچ ماہوار دس روپے دیتے ہیں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی ہونگی ہم چاروں بھائی اپنی والدہ کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔ نشان انگوٹھا سکینہ بی بی

گواہ شد محمد ذوالفقار - محمد افتخار }
محمد اعجاز - محمد افضل خان } پسران موصیہ

امانت الفضل

مکرم لطیف احمد عارف صاحب واقف زندگی نے محکمانہ ترقی ہونے پر ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ (جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء) احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کی دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ (مینیجر الفضل)

ولادت

مکرم ملک ممتاز احمد صاحب الیکٹریکل فورمین بلوچستان پاور ہاؤس حیدرآباد (سندھ) کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے جس کی خوشی میں آپ نے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی با اقبال زندگی دے اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

پاکستان اور بیرونی ممالک کی اہم خبریں

راولپنڈی ۱۳ جون۔ قومی اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث کے دوسرے روز اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے ارکان اسمبلی نے حکومت پر زور دیا کہ دفاع کے لئے مختص شدہ رقم میں کم از کم ۵۰ فیصد اضافہ کیا جائے ملکی دفاع کے معاملے میں مشرقی پاکستان کے سید عبد السلطان، میجر افسرالدین اور مغربی پاکستان کے میاں عبد الباری نے حکومت کی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ بھارت کی بے پناہ فوجی تیاریوں کے مقابلہ میں حکومت پاکستان کچھ بھی نہیں کر رہی۔ سید عبد السلطان نے کہا کہ مشرقی پاکستان پر کسی وقت جارحانہ حملہ ہو سکتا ہے اس لئے وہاں علاقائی فوج قائم کی جائے۔ انھوں نے کہا کہ بجٹ میں دفاع کے لئے ۵۰ فیصد رقم مخصوص ہونی چاہیئے

• نئی دہلی ۱۳ جون بھارتی وزیر برائے سائنسی تحقیقات و ثقافتی امور مسٹر ہمایوں کبیر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ انڈیا آفس لائبریری کے بارے میں لندن میں پراسرار بات چیت کافی طویل ہو چکی ہے اور اب اسے کسی نتیجہ پر پہنچنا چاہئے آپ نے کہا کہ میں نے اپنے حالیہ دورہ لندن کے دوران میں امور دولت مشترکہ کے سیکرٹری مسٹر ڈنکن سینڈیز پر اس سلسلے پر زور دیا تھا۔ آپ نے بتایا کہ بھارت اور پاکستان نے ۱۵ مارچ کو انڈیا آفس لائبریری کے بارے میں مشترکہ مطالبہ کیا تھا اور اب اس کی کامیابی کا انحصار دونوں ملکوں کی مؤثر متحدہ کوششوں پر ہے۔

• کراچی ۱۴ جون گذشتہ روز نیپیئر بیرکس کے قریب دو تیز رفتار بسوں کی ٹکر سے پانچ افراد ہلاک اور بیشتر شدید زخمی ہو گئے معلوم ہوا ہے کہ ایک بس دوسری سے آگے نکلنے کی کوشش میں ٹکرا گئی۔ شمس الدین اور ایک نامعلوم شخص موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے جب کہ محمد جہانگیر اور عالم جناح ہسپتال پہنچ کر چل بسے نور محمد گل خان اور عبدالرزاق نامی دو افراد کی حالت خطرناک بتائی جاتی ہے رمضان اور الطاف نامی دو زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ پولیس نے دونوں بسوں کے ڈرائیوروں کو گرفتار کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔

• کراچی ۱۴ جون۔ افرایشیائی اقتصادی کانفرنس کا پانچ روزہ اجلاس دسمبر میں کراچی میں منعقد ہوگا۔ جس کا افتتاح صدر ایوب خان کریں گے کانفرنس میں چالیس ملکوں کے تقریباً ۵ سو مندوبین شرکت کریں گے۔ پاکستان کی نمائندگی کے فرائض ایوان ہائے صنعت و تجارت کے وفاق کو سونپی گئی ہے کانفرنس میں جو دوسرے ملک شریک ہوں گے ان میں متحدہ عرب جمہوریہ عوامی چین، بھارت، برما، لنکا، ایران، جاپان، مراکش، تھائی لینڈ، گی آنا اور ترکیہ بھی شامل ہیں کانفرنس کی غرض و غائت یہ واضح کرنا ہے کہ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک کے درمیان اقتصادی ترقی کو متوازن کرنے کے لئے باہمی تجارت بڑھانا ضروری ہے۔

• نئی دہلی ۱۴ جون۔ بھارتی اخبار ہندوستان سٹینڈرڈ کی اطلاع کے مطابق ۱۹۶۲ء کے دوران بھارت میں ۱۹۶۱ء کی نسبت بے کاری میں تیس فیصد اضافہ ہوا۔ اخبار نے سرکاری اعداد و شمار کے حوالہ سے بتایا ہے کہ ملک میں بے روزگار افراد کی تعداد سب سے زیادہ مغربی بنگال۔ اتر پردیش اور بہار اسٹیٹ میں ہے جب کہ کیرالہ میں بیکاروں کی تعداد دو لاکھ بہار میں ایک لاکھ اسی ہزار مدراس میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار اور آندھرا میں ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔ انڈین ایکسپریس کے ایک مقالہ میں بتایا گیا ہے کہ بھارت کے پہلے پنج سالہ منصوبہ کے اختتام پر ملک میں بے کاروں کی تعداد پچاس لاکھ تیس ہزار تھی جب کہ تیسرے منصوبہ کے آغاز تک یہ تعداد نوے لاکھ تک پہنچ گئی اور خیال ہے کہ اس منصوبہ کی تکمیل تک بے کاروں کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ ہو جائے گی۔

• راولپنڈی افواج پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے گزشتہ روز ملٹری اکیڈیمی کاکول کا معائنہ کیا انھوں نے مختلف جماعتوں میں جا کر کیڈٹوں کو پڑھتے ہوئے دیکھا جنرل موسیٰ نے اس کی منزل عمارت کا بھی معائنہ کیا جو کیڈٹوں کی رہائش کے لئے تعمیر کی جا رہی ہے۔ انھوں نے متعدد کیڈٹوں سے ان کے مسائل پر بھی بات چیت کی۔

• سڈنی۔ انیس سالہ آسٹریلوی چرواہا سڈنی ویل ستائیس روز تک جو کا پیاسا صحرا میں رہنے کے باوجود موت کے چنگل سے بچ نکلا۔ گزشتہ روز اسے ہسپتال میں داخل کیا گیا جہاں اس کی حالت اطمینان بخش ہے سڈنی ویل ۱۴ مئی کو آسٹریلیا کے صحرا میں گم ہو گیا تھا ۱۸ روز تک اسے تلاش کیا گیا بعد ازاں یہ سوچ کر تلاش روک دی گئی کہ وہ زندہ نہیں بچا ہوگا۔ دریں اثنا سڈنی ویل گرتا پڑتا کسی نہ کسی طرح مگرمچھوں کے ایک شکاری کے کیمپ میں پہنچ گیا جس نے اس کی مدد کی اور پولیس کو مطلع کر کے اسے شہر بھجوا دیا۔

ولادت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری عبدالرشید صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ریڈیو انجینئر ریڈیو پاکستان کراچی کو مورخہ ۲۰ مئی ۶۳ء اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود محترم ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھاریاں کا پوتا ہے۔ اس کا نام ہارون رشید تجویز کیا گیا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز نومولود کے خادم دین ہونے اور صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر پانے کے متعلق دعا کریں عزیزم سر میں چوٹ لگنے کی وجہ سے بیمار ہے اس کی شفایابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالعزیز واقف زندگی دواخانہ خدمت خلق ربوہ)

• ایبٹ آباد ۱۳ جون۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ ماضی میں سیاست کا لفظ ایجی ٹیشن کے ہم معنی ہو کر رہ گیا تھا اور اب ملک کو اس طرح کی سیاست کی ضرورت نہیں ہے۔ صدر نے ایبٹ آباد میں یونین کونسلوں کے چیئرمینوں اور کنونشن لیگ کے کارکنوں سے خطاب کر رہے تھے۔ کہا کہ میرے نزدیک سیاست کا مطلب یہ ہے کہ جب ذاتی مفاد اور ملکی مفاد میں تصادم ہو تو ذاتی مفاد کو قربان کر دیا جائے۔ صدر نے کنونشن لیگ کے کارکنوں سے کہا کہ وہ ایک ٹھوس سیاسی پروگرام اختیار کریں۔ اور ماضی کی طرح ایجی ٹیشن کو سیاست نہ سمجھیں اور معمولی اور ذاتی اختلافات ختم کر کے ملک کی خدمت کریں۔ تاکہ ملک زیادہ سے زیادہ طاقتور ہو۔

• راولپنڈی ۱۳ جون۔ مرکزی حکومت نے یکم ستمبر سے ایک پائی اور پرانے پیسے کے سکوں کا استعمال قانونی طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۳۱ دسمبر تک یہ سکے سرکاری خزانہ اور بینکوں میں واپس ہو سکیں گے۔ یکم ستمبر سے ان کی قانونی حیثیت ختم ہو جائے گی۔ یکم ستمبر کو پچیس اور پچاس پیسے کے نئے اعشاری سکے بھی جاری کر دئے جائیں گے۔

• لندن ۱۳ جون۔ بھارت کے صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے کہا ہے کہ بھارت چینی جارحیت کے خطرے کے سبب اپنی فوجی قوت میں اضافہ کرنے پر مجبور ہے۔ رادھا کرشنن مالبرو ہاؤس میں بھارتی اور برطانوی باشندوں کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ چینی حملے سے ہماری جمہوریت کو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن خوش قسمتی سے ہم اس آزمائش میں پورے اترے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ ہم نے نہیں شروع کی تھی۔ ہمیں محض اپنے دفاع کے لئے لڑنا پڑا۔ انہوں نے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن کے اس بیان کا خیر مقدم کیا کہ برطانیہ بھارت کی ہر ممکن امداد کرے گا۔

• کراچی ۱۳ جون۔ آج یہاں ایرانی سفارت خانے کی طرف سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ پورے ایران بالخصوص تہران میں حالات پر سکون ہیں اور حکومت نے صورت حال پر مکمل کنٹرول کر لیا ہے۔

• ڈھاکہ ۱۳ جون۔ مشرقی پاکستان کے ساحلی علاقوں میں موسلا دھار بارش کے بعد دریاؤں میں طغیانی آ گئی ہے۔

• نیروبی ۔ (تسار) کینیا کی حکومت جنوبی افریقہ کا بائیکاٹ کرے گی۔ اور اس کی ہوائی سروس کو کینیا میں طیارے اتارنے کی اجازت سے محروم کر دے گی۔ جس سے اس کی چار ہزار پونڈ سالانہ کی تجارت ختم ہو جائے گی۔ افریقی سربراہوں کی کانفرنس میں جنوبی افریقہ کا تجارتی بائیکاٹ کرنے کا جو فیصلہ ہوا تھا اس پر سب سے پہلے عمل درآمد کرنے کے لئے وزیر اعظم کینیاٹا کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔

• اسکندریہ۔ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف کی لڑکی اور ایک روسی صحافی کی بیوی مسز راڈا نے کہا ہے کہ ان کے والد وزارت عظمیٰ سے سبکدوش نہیں ہوں گے اور کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے اپنا کام جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے ریٹائر ہونے کی خبریں روسی اخبارات میں شائع نہیں ہوئیں۔ ان کی صحت خاصی اچھی ہے اور وہ اپنے کسی عہدہ سے سبکدوش ہونے کا ارادہ نہیں رکھتے۔

• چاٹگام ۱۴ جون۔ مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ علاقوں میں جو امدادی کام شروع ہوا تھا وہ موسلا دھار بارش نے جو گذشتہ ایک ہفتہ سے جاری ہے اسے چوپٹ کر دیا ہے اور متاثرہ علاقوں میں لوگ پھر بے سہارا ہو گئے ہیں۔ متذکرہ دوسرے علاقوں سے متاثرہ علاقوں کا رابطہ دوبارہ منقطع ہو گیا ہے۔ راجشاہی سے موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق صوبے کے تین شمالی اضلاع رنگ پور بوگرہ اور دیناجپور میں حالیہ بارش سے شدید تباہی پھیلی ہے۔

• ڈھاکہ ۱۴ جون کاکسز بازار سے موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق پان کی فصل مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے۔ اور طوفان کا پانی پان کے سٹاک بھی بہا لے گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سب ڈویژن میں ابھی تک امدادی جماعتیں نہیں پہنچیں۔ جس کی وجہ سے متاثرہ علاقوں میں لوگوں کو شدید پریشانی اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

درخواست دعا

حکیم محمد ابراہیم صاحب آف سانگلہ ہل سخت بیمار ہیں ہاتھوں اور پاؤں اور پیٹ پر ورم ہے۔ آجکل وہ نشتر ہسپتال ... علاج ہیں۔ جملہ احباب سے ... درخواست دعا ہے

۵۲۵